بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم — منگل

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲۴ رجب ۱۳۸۹ھ ۔ ۷ اخاء ۱۳۴۸ ہش ۔ ۷ اکتوبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۳۱

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۶ اخاء ۱۳۴۸ ہش ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

● مجلسِ انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع عنقریب منعقد ہو رہا ہے۔ زعماء انصار اللہ اپنی اپنی مجلس کے پورے ذمہ دار اور مرکز کے سامنے جوابدہ ہیں۔ اجتماع میں جو دن باقی ہیں ان سے پورے طور پر فائدہ اٹھایئے۔ چندہ کے ہر بقایا دار سے بقایا وصول کر کے مرکز میں بھجوایئے۔ ان چند دنوں میں پوری کوشش اور مستعدی سے وصولی کا کام کریں اور کسی رکن کو بقایا دار نہ رہنے دیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

● مکرم مولوی غلام رسول صاحب ڈیرانوالی کو سائیکل سے گرنے کی وجہ سے بائیں پسلی پر چوٹ آگئی ہے بہت تکلیف ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاءِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

احمد خان نسیم
ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادتِ باسعادت

ربوہ ۔ یہ خبر جماعت میں مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کو بتاریخ ۳ ماہ تبوک ۱۳۴۸ ہش مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی ہے۔

ادارۃ الفضل اس تقریب سعید پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ مدظلہا، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصۂ وافر عطا فرما کر دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تکبر سے پاک ہونے کیلئے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے نور اور فضل طلب کرے

انسان کا تقویٰ، طہارت، ایمان، عبادت سب کچھ آسمان سے ہی آتے ہیں

"میرے نزدیک تکبر سے پاک ہونے کا یہی ایک عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے سوائے اس کے کوئی انسان تکبر سے پاک نہیں ہو سکتا وہ یہ کہ انسان کسی قسم کا تکبر فخر علم، خاندان، مال وغیرہ کا ذکر سے اپنے آپکو کسی سے بڑا نہ جانے بلکہ دوسرے کو بہتر سمجھے۔ انہی اقسام کے تکبر لوگوں میں ہوتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا فرماتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں کو دور کرتی ہے اور ان سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان ہی سے آتی ہے۔ پس انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے ظاہری ہو خواہ باطنی۔ دیکھو آنکھ بھی نہیں دیکھ سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آجاوے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقویٰ و طہارت کا نور پیدا کر دیتی ہے خدا تعالیٰ سے ہی آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقویٰ، طہارت، ایمان، عبادت سب کچھ آسمان سے ہی آتے ہیں۔ اور یہ محض خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے کہ وہ چاہے تو اپنے فضل سے ہدایت فرماوے اور اس پر استقامت بخشے اور چاہے تو اس کے اعمالِ بد کی سزا میں گمراہی میں رہنے دے۔ سچی معرفت اس کا نام ہے کہ انسان نفسانیت سے اپنے آپ کو مسلوب اور محض لاشئے سمجھے اور آستانۂ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ سے نور اور فضل طلب کرے اور اس نورِ معرفت کو مانگے جو جذباتِ نفس کو جلا دیتا ہے اور انسان کے اندر ایک روشنی اور نیکیوں کیلئے قوت اور حرارت پیدا کر دیتا ہے۔ جب وہ نور اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے حاصل ہو جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط و شرح صدر اس کو حاصل ہو جاوے تو اس پر کسی قسم کا غرور اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی انکساری اور فروتنی میں اور بھی ترقی ہو اور کوئی چیز اپنی طرف سے نہ سمجھے اور نہ اپنی طرف منسوب کرے کیونکہ جس قدر اپنے آپ کو لاشئے اور خالی محض سمجھے گا اسی قدر فیوض اور انوار و برکات اللہ تعالیٰ سے نزول فرمائیں گے جو اس کو روشنی اور ایمانی قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ طریق اختیار کرے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جاوے گی۔ اپنے آپ کو کچھ سمجھنا اسی کا نام تکبر ہے اور اسی کی وجہ سے انسان دوسرے بھائی کو حقیر و ذلیل اور اپنے سے کمتر سمجھتا ہے اور اس پر لعنت کرتا ہے۔ میں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائے نہیں جاتے تھے دوبارہ قائم کرے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ - اخاء ۱۳۴۸ھش

اسلام کا کامیاب دفاع اور اس کا اعتراف

اللہ تعالیٰ نے امام آخرالزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسلام کی تائید و حمایت کی غرض سے ایک ایسے نازک وقت میں مبعوث فرمایا جبکہ اسلام انتہائی ضعف کی حالت میں تھا اور دیگر مذاہب پوری قوت کے ساتھ اس پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر اس بات کے درپئے تھے کہ اسلام کو صفحہ ہستی سے نابود کر دیا جائے۔ اُس وقت اسلام کی حالت بتّیس دانتوں میں زبان کی طرح تھی۔

یوں تو ہندومت، آریہ سماج، برہمو سماج، عیسائیت وغیرہ سارے ہی مذاہب اسلام پر حملہ آور ہونے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں مصروف تھے لیکن عیسائیت ان میں سب سے زیادہ پیش پیش تھی۔ انگلستان اور دوسرے مغربی ممالک سے پادریوں کے غول کے غول برِّصغیر پہنچ رہے تھے اور انہوں نے اسلام کے خلاف جگہ جگہ بلکہ شہر شہر اور محلہ محلہ تقریریں اور وعظ کر کرکے آسمان سر پر اُٹھا رکھا تھا اور وہ مسلمانوں کو دھڑا دھڑ عیسائی بنا رہے تھے۔ کبھی انکی طرف سے یہ اعلان ہوتا تھا کہ اسلام اب چند دن کا مہمان ہے وہ دن آتے ہیں کہ جب صلیب کی چمکار اسلامی ملکوں کو چیرتی ہوئی عرب تک جا پہنچے گی اور خاص حرم کعبہ میں مسیحؑ کے نام کی تقدیس بلند ہوگی (بیروز لیکچرز صفحہ ۴۲) اور کبھی خود ایک مسلمان عالم جس نے عیسائیت قبول کر لی تھی کی یہ دلخراش آواز سنائی دیتی تھی کہ وہ وقت آتا ہے کہ ہندوستان میں کیا ہندو اور کیا مسلمان ڈھونڈے سے بھی نہ ملیں گے اور یہ ملک تمام تر یسوع مسیح پر ایمان لانے والوں سے ہی آباد نظر آئے گا۔ (خط شکاگو صفحہ ۶)

ایسے نازک وقت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جنہیں خدا تعالیٰ نے اسلام کے دفاع اور اس کی حفاظت کے لئے مبعوث فرمایا تھا اسلام کے ایک بطلِ جلیل کی حیثیت سے اسلام پر حملہ آور جملہ مذاہب کو للکارا اور دلائل و براہین اور آسمانی نشانوں کے ذریعہ اسلام کا ایسا کامیاب اور شاندار دفاع کیا کہ بیک وقت تمام مذاہب کو نیچا کر دکھایا۔ آپ نے نہ صرف اسلام کو ان کے حملوں سے پوری طرح محفوظ کیا بلکہ ان میں سے ہر ایک پر ایسا بھرپور حملہ کیا کہ انہیں اُلٹے لینے کے دینے پڑ گئے اور وہ سراسیمہ ہو کر میدانِ مقابلہ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے آپ کی اس عظیم الشان خدمت کو بنظرِ استحسان دیکھا اور آپ پر عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ چنانچہ مسلمان زعماء نے آپ کی ان اسلامی خدمات کو جی بھر کر سراہا۔ اُس دور کے اخبارات کے فائل اس حقیقت پر گواہ ہیں۔ یہی نہیں بلکہ آج بھی یورپ کا جو محقق اُس وقت کے حالات کا جائزہ لیتا ہے وہ اسلام کے نہایت کامیاب دفاع کے سلسلہ میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے محیّر العقول کارناموں کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہتا۔ مثال کے طور پر ہم امریکہ کے ایک عیسائی محقق مسٹر فری لینڈ ایبٹ کی کتاب "اسلام اینڈ پاکستان" جو حال ہی میں شائع ہوئی ہے کے ایک اقتباس کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ وہ رقمطراز ہیں:-

"جماعتِ احمدیہ کی اصل اہمیت یہ ہے کہ اس نے تبلیغِ اسلام پر بہت زور دیا۔ (یوں تو) ہر مسلمان کا یہ ایمان تھا کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہر قسم کی غلطی سے مبّرا ہے۔ (لیکن) احمدیوں نے (اس سے بڑھ کر) اس امر کو ایک بنیادی اصول کے طور پر اختیار کیا کہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں پر اُن کے اپنے اپنے مذہب کی خامیاں واضح کی جائیں اور اس بارہ میں پوری طاقت صرف کرکے انہیں حلقہ بگوشِ اسلام بنایا جائے۔ ایک لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو جماعتِ احمدیہ برِّصغیر میں انگریزوں کی آمد اور نتیجۃً مسلمانوں کی پسپائی کے بعد مذہبی اعتبار سے اُن کے اسی طرح از سرِنَو اُبھرنے کی آئینہ دار ہے جس طرح اس پسپائی کے بعد میدانِ سیاست میں مسلم لیگ ان کے از سرِنَو اُبھرنے کی ایک واضح علامت کی حیثیت رکھتی ہے....

احمدیوں نے غیر مسلموں کو حلقہ بگوشِ اسلام بنانے میں پوری طاقت صرف کرکے اور عیسائیت پر ڈنکے کی چوٹ مسلسل اور پیہم حملہ آور ہو کر بہت سے مسلمانوں میں ایک مضبوط تر ایمان و یقین پیدا کر دکھایا... وہ پورے اعتماد کے ساتھ اِس یقین پر قائم ہو گئے کہ یورپ کی طاقت عیسائیت کی مرہون نہیں ہے اور یہ کہ سچّا اور حقیقی مذہب (جو عیسائیت کی جگہ لے گا) صرف اسلام ہی ہے۔ جماعتِ احمدیہ کی یہی اصل اہمیت اور یہی اس کا اصل امتیاز ہے۔"

(اسلام اینڈ پاکستان صفحہ ۱۶۰، ۱۶۱)

عیسائیت کے انتہائی شدید حملوں اور پادریوں کی بے پناہ یلغار کے خلاف اسلام کے ایک فتح نصیب جرنیل کی حیثیت سے نہایت درجہ کامیاب دفاع کا یہ اعتراف کون کر رہا ہے؟ خود مغرب کا ایک عیسائی محقق! اُس مذہب کا ایک نمائندہ جسنے اُنیسویں صدی کے اواخر میں بیک وقت سارے مشرق کو اپنا حلقہ بگوش بنانے کا زبردست منصوبہ بنایا تھا! لیکن اُس وقت عیسائیت اور دیگر ادیان کے بالمقابل اسلام کے دفاع کی جو زبردست مہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلائی گئی تھی اس کا یہ صرف ایک پہلو ہے جس کی طرف مسٹر ایبٹ نے اشارہ کیا ہے۔ اس کا ایک اَور پہلو بھی ہے جو کچھ کم اہم اور کم شاندار نہیں ہے۔ وہ کون پہلو ہے؟ وہ ہے اسلام کو بیک وقت ساری دُنیا میں غالب کر دکھانے کی آسمانی سکیم کا اجراء۔

اِس میں شک نہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیگر مذاہب اور ان میں سے بھی بالخصوص عیسائیت کے مسلسل حملوں کے خلاف اسلام کا نہایت کامیابی کے ساتھ دفاع کیا لیکن آپؑ کا مشن صرف اسلام کا دفاع کرنا ہی نہ تھا بلکہ آپکو جیسا کہ آپؑ نے اپنی کتب میں باربار اور بالوضاحت رقم فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو پوری دنیا میں غالب کر دکھانے کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ غلبۂ اسلام کا یہ کام آپؑ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اُس وقت سے ہی جاری ہے اور بالخصوص حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ۱۹۳۴ء میں "تحریکِ جدید" کے اجراء کے بعد سے اطراف و جوانبِ عالم میں اشاعتِ اسلام کی مہم جس تیزی سے وسعت پذیر ہوتی چلی جا رہی ہے اور اب خلافتِ ثالثہ کے نئے مبارک دَور میں اسلام کے حق میں اس کے جو نہایت درجہ خوشکن نتائج منصّۂ شہود پر آ رہے ہیں اور جس شان کے ساتھ اسلام کو دُنیا میں سربلندی حاصل ہو رہی ہے اس سے ایک زمانہ واقف ہے۔ ہر محاذ پر عیسائیت کے بُری طرح پسپا ہونے کے نتیجہ میں اسلام کی پیشقدمی جاری ہے۔ یہ پیشقدمی اسی طرح جاری رہیگی یہاں تک کہ خدائی پیشگوئیوں کے بموجب اسلام پوری دُنیا پر غالب آجائے گا۔

اہلِ مغرب غلبۂ اسلام کے اِن ابتدائی آثار کو محسوس تو کر رہے ہیں اور ان کی کتابوں میں گاہے گاہے اِن آثار کا تذکرہ بھی آتا رہتا ہے لیکن ابھی وہ مغرب سے طلوعِ شمس کا حیران کُن نظارہ کرنے کے باوجود پورے طور پر یہ باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ اسلام فی الواقعہ پورے کرّۂ ارض پر غالب آجائے گا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم تحریکِ جدید کی بنیادی اہمیت کو کبھی اور کسی حال میں بھی فراموش نہ ہونے دیں۔ اس کے تحت دُنیا بھر میں اشاعتِ اسلام کی جو عظیم الشان مہم جاری ہے اسے فیصلہ کُن مرحلہ تک پہنچانے میں اپنا تن من دھن سب کچھ لگا دیں تا دنیا یہ باور کرنے پر مجبور ہو جائے کہ فی الواقعہ اسلام دُنیا میں غالب آکر رہے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اسے روکنے میں کامیاب نہ ہو گی۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل
خود خرید کر پڑھے

امریکہ کی احمدی جماعتوں کا کامیاب سالانہ جلسہ

ملک کے طول و عرض سے احمدی احباب کی شرکت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام۔ اہم دینی مسائل پر تقاریر۔ اسلام کی ترقی و اشاعت کی تدابیر پر غور

مکرم قریشی مقبول احمد صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن امریکہ

الحمد للہ کہ جماعت ہائے امریکہ کا بائیسواں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اور نہایت کامیابی کے ساتھ بروز ہفتہ و اتوار مطابق ۳۰ و ۳۱ اگست ۱۹۶۹ء بمقام ڈیٹن منعقد ہوا۔ امسال کا جلسہ کئی لحاظ سے پہلے تمام جلسوں سے بڑھ گیا۔ سامعین کی تعداد اتنی تھی کہ کئی دوستوں کو کھڑے ہو کر جلسہ کی کارروائی سننی پڑی۔

نماز جمعہ

جلسہ سے ایک دن قبل ہی احباب جمع ہونے بکثرت آنا شروع ہو گئے۔ اس طرح جمعہ کی نماز کی برکات و اجتماع سے استفادہ کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب کرام علاوہ امریکہ کے طول و عرض سے کینیڈا سے بھی تشریف لائے۔

سالانہ جلسہ

ہفتہ کی صبح دس بجے سالانہ جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ اجلاس کی صدارت کے لئے مکرم احمد شہید صاحب امیر جماعت احمدیہ پٹس برگ سے درخواست کی گئی۔ چنانچہ انہوں نے صدارت کے فرائض احسن طور پر سر انجام دیئے کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ مکرم محمد یونس صاحب حال کینیڈا نے کی اس کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آمدہ تار کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس میں حضور نے فرمایا۔

حضور کا پیغام

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت ڈالے اور ہر ممبر کو خدمت دین اسلام کی توفیق بخشے۔ نیز فرمایا کہ عملی نمونہ سے تبلیغ اسلام کریں۔ اور ہر فرد پر واضح کریں کہ دنیا کا امن مذہب امن (اسلام) کی پیروی کرنے سے ہی قائم ہو سکتا ہے۔ نیز تمام ممبران کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا پیغام پہنچایا۔

اس کے علاوہ وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے تار کا پیغام اور خط کا آمدہ پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ اسی طرح بعض اور آمدہ پیغامات سنائے گئے۔ اس کے بعد خاکسار نے افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت (جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں رکھی) بیان کی اور احباب کو اس سے پورے طور پر استفادہ کرنے اور وقت کے صحیح استعمال اور ذکر الٰہی میں گزارنے کی تلقین کی نیز ساتھ ایک انگریزی نظم جو کہ جمیع احباب کو خوش آمدید کہنے کے لئے اور انہیں دعاؤں کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اسکے بعد محمد قاسم صاحب امیر ڈیٹن مشن نے مسجد اور گرجا کے موضوع پر تقریر کی۔ اور اسلامی طریق عبادت کی فوقیت ثابت کی۔ پھر مکرم منیر احمد صاحب امیر سینٹ لوئیس مشن نے تقریر فرمائی۔ جس میں بتلایا کہ اگر عیسائی حقیقی طور پر انا جیل پر عمل کریں۔ تو وہ ان میں مذکورہ پیشگوئیوں کی بناء پر اسلام کو ضرور قبول کریں گے۔

بعد ازاں مکرم سید جواد علی صاحب مبلغ امریکہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر روشنی ڈالکر آپ کی سچائی ثابت کی۔ اور بتلایا کہ آپ کو قبول کرنے سے ہی انسان نجات حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے بعد مکرم بشیر افضل صاحب امیر نیویارک مشن نے معجزۂ قرآن مجید کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اور بتلایا کہ آج صرف یہی ایک قابل عمل اور مکمل شریعت ہے۔ اس کے بعد خاکسار نے انسان کے چاند پر اترنے کے موضوع پر قرآن مجید کی آیات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر زبردست دلیل ہے۔

اس کے بعد تمام جماعتوں کے امراء نے آکر اپنے اپنے مشن کی سالانہ کارروائی کی رپورٹ پیش کی۔

اس کے بعد ظہر و عصر کی نمازوں اور کھانے کے تناول کرنے کے لئے وقفہ ہوا۔ تین بجے سے ۶ بجے تک انصار اللہ خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ کے ممبران کا الگ الگ اجلاس ہوا۔ تینوں تنظیموں نے گزشتہ سال کی کارروائی کا جائزہ لیا۔ اور پھر اپنے اپنے نئے عہدہ داران کا انتخاب کیا۔ اس کے بعد چھ بجے سے آٹھ بجے تک panal ڈسکشن ہوئی۔ جس میں تقریباً پچاس افراد نے یکے بعد دیگرے اس موضوع پر مختصر روشنی ڈالی کہ ہم اپنی تعلیمی و تربیتی مساعی کو کیسے بہتر بنا سکتے ہیں۔ یہ حصہ اس لحاظ سے بہت مفید رہا۔ کہ جہاں متعدد افراد کو مافی الضمیر ادا کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہاں پر بعض مفید تجاویز بھی سامنے آجاتی ہیں۔ اس کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں ادا کی گئیں اور شام کا کھانا کھلایا گیا۔ اسی طرح پہلے دن کی کارروائی بخیر و خوبی پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ سالانہ جلسہ کے دوسرے دن بروز اتوار جلسہ کی کارروائی کا آغاز صبح ۹½ بجے کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے سر انجام دیئے۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم محمد صادق صاحب نیویارک نے کی۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی نظم

بِعَظِیمِ حِلْمِکَ اُسْتُرَنْ اَمْرَ بَالِیْ

ہمارے ایک ڈیٹن کے نئے احمدی نے پڑھی اور بعد میں اس کا انگریزی ترجمہ سنایا۔ اس موقعہ پر خاکسار نے احباب کو نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کہنے کا تعارف کرایا۔ چنانچہ خاص خاص مواقع پر احباب نے نعرہ تکبیر اور اللہ اکبر کہہ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار کیا۔ اس کے بعد مکرم احمد شہید صاحب امیر پٹس برگ مشن نے "اسلام کے معاشی قوانین" پر سیر حاصل بحث کر کے روشنی ڈالی۔ اور اسلامی قوانین کی فوقیت ثابت کی۔

اس کے بعد مکرم شکر الٰہی حسین صاحب مبلغ امریکہ کی تقریر تھی۔ مگر ان کو اچانک مرکز کے حکم کے مطابق ایک اور مشنگ میں جو ابھی دنوں Texas ریاست میں بھی بھیجا گیا تھا اس لئے ان کی جگہ پر مکرم محمود خلیل صاحب (ایک امریکی دوست جو اب نائیجیریا میں مقیم ہیں مگر ان دنوں یہاں پر آئے ہوئے تھے) نے کی۔ آپ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد مکرم ابو الکلام صاحب پٹس برگ نے جماعتی اتحاد اور تنظیم کے موضوع پر تقریر کی۔ اور احباب کو اتحاد اور اخوت و محبت سے رہنے کی تلقین کی۔

اس کے بعد مکرم یحییٰ عبد اللہ صاحب (بالٹی مور جماعت کے احمدی) نے "حقیقی مومن" پر تقریر کی۔ اس کے بعد ڈاکٹر بشیر الدین احمد صاحب امیر ڈیٹرائٹ مشن نے "ربوہ کی زیارت اور تاثرات" پر تقریر کی اور بعد میں حاضرین کو سوالات کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ احباب نے ربوہ کے حالات دریافت کر کے ایمان تازہ کیا۔ اس موقعہ پر دوبارہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور مکرم وکیل التبشیر صاحب کے پیغامات سنائے کیونکہ کئی ایک احباب جلسہ میں بعد میں آکر شامل ہوئے تھے۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی اور بتلایا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابتداء میں کمزور اور بے کس سمجھے جاتے تھے۔ اور کس طرح آپ ظاہری اسباب کے مالک نہ تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید و نصرت کر کے کس طرح مختلف ممالک کے لوگوں کے دلوں کو آپ کی طرف پھیرا اور صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم جیسے مخلص پیرو عطا فرمائے۔

اس کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کی آیات سے مسئلہ نبوت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد دس منٹ کا وقفہ ہوا اور دوبارہ جلسہ کے دوسرے حصہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے محمد یونس صاحب آف کینیڈا نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اردو نظم مکرم سہیل صاحب آف کینیڈا نے پڑھی جس کا ترجمہ مکرم ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے سنایا۔

مرکزی اجتماع انصار اللہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ اخاء (اکتوبر) میں جو ال مسال احباب بھی کثرت سے شرکت فرماتے ہیں

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

اس کے بعد ایک انگریزی نظم ذکریا حسین صاحب نے جو خود لکھی تھی پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مکرم احمد وسیم صاحب نے اسلام کے بنیادی ارکان پر تقریر کی۔ اور پھر مکرم حنیف احمد صاحب امیر بلوڈگی مشن نے "اسلام اور جنگ" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں اسلامی تعلیم بیان کی کہ اسلام صرف دفاعی جنگ کی اجازت دیتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ دورانِ جنگ کون کون سے جنگی اصول مدنظر رکھے جائیں۔

اس کے بعد مکرم محمد صادق صاحب نیویارک مشن نے "علم اور تعلیم از روئے اسلام" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اور علم کے حصول اور پھر اس کو پھیلانے کی تلقین کی۔ پھر مکرم رشید احمد صاحب سینٹ لوئیس مشن نے "احمدیت غیروں کی نظر میں" کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرم عبد الرحمٰن صاحب امیر پاٹس برگ مشن نے "انبیاء کرام اور نصرت الٰہی" کے موضوع پر تقریر کر کے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کی ہمیشہ تائید و نصرت کر کے ان کو غلبہ عطا فرماتا ہے۔

بالآخر خاکسار نے اختتامی تقریر کی۔ جس میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کیا کہ اس نے امسال بھی ہم کو اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کی توفیق بخشی۔ پھر حاضرین کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی۔ اسی طرح صداقت کے فرائض سرانجام دینے والے احباب اور مہمان نوازی کرنے والوں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان تمام کو اپنے برکات و فیوض سے بہرہ ور فرمائے۔ اور اپنی حفظ و امان میں رکھتے ہوئے مزید خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔

صدارتی ریمارکس کے بعد خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں اسلام کی اشاعت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و درازیٔ عمر اور مبلغین اسلام کو توفیق تبلیغ ملنے کی دعا کی گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارا یہ جلسہ سالانہ اپنی روحانی برکات و فیوض کے لحاظ سے احباب کی زندگیوں میں خاص تغیر پیدا کرنے کا موجب ہو۔

تعلیمی و تربیتی کلاس

جلسہ سے ایک ہفتہ قبل ۲۳ اگست سے ۲۹ تک ایک تعلیمی و تربیتی کلاس منعقد ہوئی جو روزانہ صبح دس بجے سے چھ بجے شام تک جاری رہی سوائے نمازوں اور کھانے کے وقفہ کے۔ ہمیں بفضلہ تعالیٰ مختلف اطراف سے ۱۶ طلباء و طالبات شریک ہوئے اور مقامی دس طلباء شامل ہوئے اس طرح بفضلہ تعالیٰ یہ کلاس بھی سال اول سے زیادہ کامیاب رہی۔ علاوہ تعلیم و تربیت کے طلباء کو خود کھانا پکانے اور تقسیم کرنے کی مشق بھی کرائی گئی۔ اور تفریح کے لئے دو دن گھوڑا سواری کی مشق ایک فارم پر کرائی گئی۔ اور بعد میں باہر سے آنے والے ۱۶ طلبہ کو پرائمر آف اسلام کا ایک ایک سیٹ انعام دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان طلب کو تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے

بیعت

جلسہ سالانہ کے دوران دو دوست جو نیویارک سے جلسہ میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک

فضل عمر درس القرآن طلباء کے لئے ضروری اعلان

طلبہ و طالبات کو نومبر میں امتحان دینے کی رعایت

جو طلباء اور طالبات گذشتہ سالوں میں "فضل عمر تعلیم القرآن کلاس" میں باقاعدہ شامل ہو کر کامیاب ہوتے رہے ہیں مگر امسال تعطیلات وغیرہ کی التواء یا اپنے بعض دیگر حالات کے باعث اس کلاس میں شامل نہیں ہو سکے۔ ان کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے انتظام کیا گیا ہے کہ وہ اس سال کے مقررہ نصاب کا نبوت ۱۳۴۸ ہش (نومبر ۱۹۶۹ء) میں امتحان دے سکیں۔ گذشتہ دو سالوں میں کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات میں سے جو بھی امتحان دینا چاہیں جلد از جلد دفتر کو اطلاع کر دیں۔ یہ امتحان مورخہ ۲۳ نبوت (نومبر ۱۹۶۹ء) بروز اتوار منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ طلبہ و طالبات کو مقامی جماعت یا لجنہ کے ذریعہ پرچے پہنچیں گے۔ اور نگرانی میں حل کر کے بھیجنے ہوں گے۔ اس سال کا مقررہ نصاب جس کا امتحان لیا جائے گا حسب ذیل ہے

۱۔ قرآن کریم تین پارے (۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵)
۲۔ احادیث حدیقۃ الصالحین از حدیث نمبر ۲۵۴ (ص ۱۹۸) تا حدیث نمبر ۳۹۴ (ص ۲۷۹)
۳۔ نظم کلام از کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
۴۔ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب (۵) فتح اسلام
۶۔ صرف و نحو و عربی اسباق۔ کتاب خلاصۃ النحو اردو عربی بول چال (درس ابتدائی مطبوعہ اسباق)

(ابو العطاء جالندھری ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

مسجد فضل لنڈن میں مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کا وقار عمل

احمدی نوجوانوں کی قابلِ تحسین کارگزاری

مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لنڈن

مسجد فضل لنڈن کو دو سال ہوئے ایک کمپنی کے ذریعہ اندر اور باہر سے paint کرایا گیا تھا۔ جس پر تقریباً ۳۵۰ پونڈ خرچ آیا تھا اس سال مسجد کی حالت ایسی ہوگئی تھی کہ اس کو پھر paint کرانا ضروری ہوگیا تھا۔

خاکسار نے مجلس خدام الاحمدیہ لنڈن کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے مجلس سے درخواست کی کہ اس سال مسجد کی تزئین و آرائش کا کام مجلس لنڈن اپنے ذمہ لے۔ اس سے ایک تو جماعت کی خاصی رقم بچ جائے گی۔ اور دوسرے خدام میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت بھی پیدا ہوگی۔ خدام لنڈن نے بڑی خوشی سے اس کام کو اپنے ذمہ لیا۔ اور اپنے مستعد خادم مکرم خواجہ رشید الدین صاحب اور سیکرٹری وقار عمل مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب کے زیر قیادت paint و تزئین مسجد کے سلسلہ میں میرے مشورہ سے ایک پروگرام ترتیب دیا۔ مورخہ ۳۰ اگست کو چونکہ ہفتہ و اتوار کے ساتھ بنک ہالیڈے تھا۔ اس لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ فیصلہ ہوا کہ ان تین دنوں میں کام کو ختم کیا جائے۔

مسجد کی اونچائی کے پیش نظر کرایہ پر سیڑھیاں وغیرہ حاصل کر لی گئیں اور جمعہ کی نماز کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ کام کا آغاز ہوا۔ یہ کام آسان نہ تھا۔ خصوصاً اونچائی پر کام کرنا خطرے سے خالی نہ تھا لیکن خدام کا جذبۂ خدمت دیدنی تھا۔ بڑے ... اطفال کے بھی متعدد افراد ایک خاص اور ایمان افروز جذبہ سے سرشار کام میں لگے تھے۔

تین دن متواتر کام کرنے کے باوجود سارا کام ختم نہ ہوا تو خدام نے برضا و رغبت اگلے دو تین دن بھی مسجد آ کر کام کو ختم کرنے کا وعدہ کیا۔ اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچ دن میں ساری مسجد اندر اور باہر سے paint ہوگئی۔

خاکسار جب اس دفعہ پاکستان رخصت پر تھا تو مسجد میں لکھوانے کے لئے مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ کے ذریعہ متعدد آیات قرآنی ایک کاتب سے لکھوا کر ساتھ لایا تھا۔

مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب نے بڑی محنت سے مکرم نثار احمد صاحب آف ایسٹ افریقہ کے ساتھ یہ آیات قرآنی مسجد کے باہر اور اندر خوبصورت رنگوں میں لکھ دیں۔ جس سے مسجد کی خوبصورتی دوبالا ہوگئی۔ یہ دونوں اصحاب چونکہ دن کو کام پر جاتے ہیں اس لئے ہر شام کو مسجد تشریف لے آتے۔ اور رات کے ۱/۲ ۱ بجے تک کام کرتے رہتے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خدام جب تک مسجد کی تزئین میں لگے رہے ان کے طعام کا انتظام مکرم خالد اختر صاحب کے سپرد تھا۔ انہوں نے مستعدی سے کھانے کا اہتمام کیا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ

خدام الاحمدیہ لنڈن نے یہ کام سرانجام دے کر مشن کے قریباً ۲۵۰ پونڈ کی رقم بھی بچا لی۔ اور سارا کام ۱۰۰ گھنٹے میں ختم کر دیا۔ مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر قائد مجلس خدام الاحمدیہ لنڈن اور ان کے جملہ رفقائے کار کے لئے احباب دعا فرمائیں کہ جس طرح انہوں نے مسجد کی تزئین اور خوبصورتی کا سامان کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھروں کو بھی برکت سے بھر دے آمین!

اعلان نکاح

جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ پراونشل امیر جماعت احمدیہ سرگودھا نے مورخہ ۳ اکتوبر بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ بلاک نمبر ۹ میں میرے لڑکے عزیزم مسعود انور ملک (ریفریجریٹر انجینئر کویت) آف بھیرہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ عزیز موصوف کا نکاح عزیزہ نسیم اختر بنت ملک فضل الٰہی صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپے حق مہر قرار پایا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

غلام سرور ملک ریٹائرڈ اوورسیر
سرگودھا

نکاح اور شادی کے متعلق اسلام کے پُرحکمت احکام

(مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری)

اسلام دین فطرت ہے۔ اس لئے وہ ہر قسم کی افراط و تفریط سے مبرا ہے فطرت انسانی کی بے اعتدالیوں کا مظاہرہ نکاح یا شادی کے موقعہ پر بھی ہوتا ہے یہ افراط ہے کہ بیویوں کی تعداد پر کوئی پابندی نہ ہو اور یہ تفریط ہے کہ مرد و عورت کے ازدواجی تعلق کو اخلاق و روح کی ترقی کے لئے روک سمجھ لیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی (بخاری ابواب النکاح)

کہ نکاح میری سنت ہے۔ اور جو اس سے روگردانی کرتا ہے۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا حکم دے کر انسانی فطرت کے ایک تقاضا کو پورا فرمایا اور اس کے لئے قوانین وضع فرمائے جن کی کسی دوسرے مذہب میں مثال نہیں ملتی اور اس فطرتی تقاضے کو مذہبی حیثیت دیدی۔ تبھی تو بعض فقہا نے اسے "واجب" قرار دیا ہے اور قرآن پاک نے تو "محصنین غیر مسافحین" میں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ اگر تم اخلاقی روحانی اور جسمانی بیماریوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو نکاح کرو۔ مبادا دنیا سے بچنے کی خواہش میں دین بھی ہاتھ سے جاتا رہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ جو شادی نہیں کرتا وہ نہ صرف روحانی آفات میں گرتا ہے بلکہ جسمانی آفات میں بھی گرتا ہے۔" (مجموعہ فتاویٰ)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس قسم کی عورت کو نکاح میں اولیت دی جائے ارشاد نبوی ہے۔ النساء تنکح علیٰ دینھا ومالھا وجمالھا فعلیک بذات الدین۔

(ترمذی ابواب النکاح)

یعنی وجہ انتخاب دینداری ہی ہونا چاہیئے۔ چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے۔ اذا خطب الیکم من ترضون دینہ وخلقہ فزوجوہ - (ترمذی ابواب النکاح)

اسلام نے ایک ضروری احتیاط بھی رکھی ہے کہ لڑکے اور لڑکی کی مرضی پر ہی اس عقد کو موقوف نہیں کیا۔ بلکہ ولی کی رضا کا بھی پورا پورا دخل ہے۔ دوسری طرف والدین کو بھی نکاح کے سلسلے میں لڑکی اور لڑکے کی رضامندی حاصل کرنا چاہیئے۔ جب تک ان کی رضامندی نہ ہو نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔ فرمایا

لا تنکح البکر حتی تستاذن

(بخاری ابواب النکاح)

لڑکی کس طرح رضامندی کا اظہار کر سکتی ہے۔ یہ سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا تھا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا چپ ہو جانا اور انکار نہ کرنا اس کی رضامندی ہے۔

نکاح سے پہلے ایک مضمون خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ جس میں تحمید و ثنا کے بعد قرآن کریم کا ایک مقررہ حصہ پڑھا جاتا ہے۔ اس میں لڑکی اور لڑکے کے ولی کی شمولیت بھی لازمی ہے۔ اگر ولی کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکیں تو ان کے نمائندے موجود ہوں اور اس عقد کو گواہوں کی موجودگی میں سرانجام دینے کی تاکید ہے۔ نکاح کا دف کے ذریعہ اعلان کرنے کا مقصد اخبار کے ذریعہ بھی پورا ہو سکتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "اعلان نکاح کے لئے دف جائز ہے۔ اور اعلان کا ذریعہ دف سے بھی اعلیٰ درجہ کا نکل آیا ہے جو اخبار ہے کہ اس میں اعلان ہو جاتا ہے۔ دف سے جو غرض تھی وہ دوسری صورت میں بطرز احسن پوری ہو گئی" (الفضل ۷ فروری ۱۹۲۱ء)

ولیمہ کی حکمت حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں ولیمہ کی حکمت یہ بیان فرمائی ہے۔ ایک غرض اشاعت یعنی اعلان ہے۔ دوسری حکمت خاوند کے نزدیک بیوی کی رفعت و عزت ہے۔ اور تیسری میاں بیوی کے درمیان الفت قائم کرنا ہے۔ اور چوتھی غرض سخاوت کی عادات اور بخل کی ممانعت ہے۔ اس بارہ میں ایک امر جس میں اسلام باقی تمام مذاہب سے ممتاز ہے۔ وہ اس موقعہ پر حق مہر کی ادائیگی ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "واٰتوا النساء صدقٰتھن نحلۃ (نساء ع ۱)

یہ ایک رقم ہے جو فریقین کی رضامندی سے مقرر کی جاتی ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔ "علیٰ ما تراضوا علیہ"

(ترمذی ابواب النکاح)

اور اس کی ادائیگی لڑکے پر ہر صورت میں واجب ہوتی ہے۔ حق مہر کتنا ہونا چاہیئے۔ حضرت مصلح موعود کا مسلک اس بارہ میں یہ ہے کہ "مجھ سے اگر کوئی لڑکے کے بارہ میں مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ چھ ماہ کی آمد سے ایک سال کی آمد تک بطور مہر مقرر کرو" (الفضل ۱۲ر دسمبر ۱۹۳۸ء)

نکاح ایک معاہدہ ہے یہ دو خاندانوں کے درمیان ایک پیوند کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب دونوں خاندانوں کی مشترکہ مساعی اسے بار دیگر ناکام ہو چکی ہو تو اس کو قطع کیا جا سکتا ہے لیکن اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ زمین پر جتنی حلال باتیں اور جائز ہیں ان میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ یہ ہے فرمایا:۔

ابغض الحلال عند اللہ الطلاق

(ابوداؤد ابواب الطلاق باب فی کراھیۃ الطلاق۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "نکاح درحقیقت مرد اور عورت کا باہمی ایک معاہدہ ہے پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو" (مجموعہ فتاویٰ)

دیانت کے آداب

ایک شخص سے متعلق کسی کے جو حقوق بھی ہوں ان کو پورے طور پر ادا کرنا اسے دیانت کہتے ہیں اور قرآن و حدیث کی اصطلاح میں اسی کو امانت کہا جاتا ہے اسی لئے قرآن و حدیث میں دیانت کے بارے میں جو احکام ملتے ہیں وہ امانت کے حکم کے تحت ملتے ہیں۔ دیانت و امانت ان اوصاف میں سے ہے جن سے مومن اور منافق کی زندگی میں امتیاز ہوتا ہے مومن کی صفات قرآن کریم اس طرح بیان کرتا ہے کہ "وہ ایسے لوگ ہیں جو اپنی امانتوں اور وعدوں کی رعایت کرتے ہیں۔ اور اسکے مقابلے میں منافق کی علامات حدیث میں یہ بیان کی گئی ہیں کہ جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

مسند احمد میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی ایک روایت ہے جس میں وہ فرماتے ہیں نماز، وضو، ناپ تول کسی کے پاس حفاظت کے لئے رکھی ہوئی چیزیں اور ایسی بہت سی چیزیں جو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے شمار کرائیں ان تمام چیزوں پر امانت کا لفظ صادق آتا ہے اس روایت میں جن چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اگر ان کا تجزیہ کیا جائے تو وہ اصل وہ دو قسم کے حقوق سے متعلق ہیں۔ اللہ کے حقوق اور دوسرے انسانوں کے حقوق نماز اور وضو اللہ کے حقوق سے متعلق ہیں۔ اور ناپ تول اور امانتیں انسانوں کے حقوق سے متعلق ہیں معلوم ہوا کہ دیانت صرف یہی نہیں کہ دوسرے انسانوں کے جو حقوق کسی سے متعلق ہیں انہیں پورے طور ادا کیا جائے بلکہ ان حقوق کو مکمل طور پر ادا کرنا جو اللہ کے حقوق ہیں یہ بھی دیانت ہی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے دوسری جو چیزیں شمار کرائی تھیں اگر ان کی پوری تفصیل موجود ہوتی تو ممکن ہے اس میں ایسی چیزیں بھی ہوتیں جو اپنی ذات اور کائنات کے حقوق سے متعلق ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حق خواہ کسی کا ہو دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے پورے طور پر ادا کیا جائے البتہ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہوتا ہے۔ اہمیت کے اعتبار سے ان چاروں قسم کے حقوق میں یہ فرق ہے کہ باقی حقوق کو تو اگر اللہ چاہے گا تو معاف فرما دے گا لیکن دوسرے انسانوں کے حقوق میں اگر بددیانتی سے کام لیا گیا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف نہ فرمائے گا۔

اسی لئے زیادہ ضرورت اس کی ہے کہ دوسرے انسانوں کے حقوق کو دیانت کے ساتھ پورا کرنے میں زیادہ توجہ سے کام لیا جائے امانتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے حوالے کر دیا کرو" مفسرین لکھتے ہیں کہ یہاں امانت کے لفظ میں اللہ کی وہ امانت بھی داخل ہے جسے شریعت کہتے ہیں وہ امانت بھی داخل ہے جو عدل و انصاف کہلاتی ہے اور وہ امانت بھی جو حفاظت کے لئے کسی کے پاس رکھی جاتی ہے گویا یہ آیت اپنی معنویت کے لحاظ سے اتنی جامع اور ہمہ گیر ہے کہ اس کی وسعت میں انسان کی پوری زندگی

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کا انتیسواں سالانہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید کے ساتھ اپنی روایتی شان کے ساتھ ۱۷-۱۸-۱۹ر اکتوبر (۱۷-۱۸-۱۹ر اخاء) کو منعقد ہو رہا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے زیادہ تعداد میں مجالس شریک ہوں گی۔ بلکہ ہر مجلس سے شامل ہونے والے خدام کی تعداد بھی زیادہ ہوگی۔

جہاں تک دیہاتی مجالس کی پہلے سے بڑھ کر شرکت کا تعلق ہے قائدین اضلاع اس سلسلہ میں اہم خدمات سرانجام دے سکتے ہیں اور ان کے ضلع کی شامل ہونے والی مجالس کی تعداد میں اضافہ یقیناً ان کے حسن کارکردگی کا مظہر ہوگا۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق سالانہ اجتماع کی کامیابی کا کم از کم معیار یہ ہے کہ کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کا نمائندہ اجتماع میں شامل نہ ہو۔ پس اس معیار کو ملحوظ رکھتے ہوئے غیر معمولی جدوجہد اور کوشش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مقصد کے حصول میں جملہ عہدیداران مجلس کی نصرت اور راہنمائی فرمادے۔ سالانہ اجتماع میں شرکت ان گنت برکات کے حصول کا موجب بنتی ہے مرکز سلسلہ میں آکر تین دن ایک پاکیزہ ماحول میں گزارنا فی ذاتہٖ ایک ایسی سعادت ہے جو کئی قسم کی روحانی کمزوریوں کو دور کرنے اور نیکیوں کو اختیار کرنے کا موجب بنتی ہے۔

علاوہ ازیں اجتماع کا پروگرام علمی روحانی اور جسمانی تربیت کے لئے نہایت ہی دلچسپ کارآمد اور مفید ذرائع مہیا کرتا ہے اور تین دن کے مختصر عرصے میں شامل ہونے والے خدام اپنے وقت کی بہترین قیمت وصول کرتے ہیں۔

اس اجتماع کا مقصد احمدی نوجوانوں کے اندر صحیح اسلامی روح پیدا کرنا اور قوت عمل کو بیدار کرنا ہے۔ پنجگانہ نماز باجماعت، نماز تہجد کی ادائیگی، قرآن کریم، حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور ملفوظات کے درس۔ سیرت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم۔ ذکر حبیبؑ علمی اور تربیتی تقاریر، سوال و جواب کی دلچسپ مجلس مسابقت علمی اور ورزشی مقابلہ جات، ہمارے پروگرام کی نمایاں خصوصیات ہیں سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ تعالیٰ اپنے خدام اپنے خدام کی رونق افروز ہوں گے اور شامل ہونیوالے خدام کو حضور ایدہ اللہ کی ملاقات سے بہرہ ور ہونے اور حضور کے ارشادات عالیہ سے مستفید ہونے کا موقع میسر آئیگا

پس کون ہے جو اس مبارک موقع سے فائدہ اٹھانے کی طاقت رکھتے ہوئے بھی محروم رہ جائے۔ پس آئیے اور اس اجتماع کو پہلے سے بھی بڑھ کر بارونق بنائیے۔ آئیے اور اس کی برکات سے اپنا دامن بھر لیجئے۔ آئیے اور زیادہ سے زیادہ دوسرے خدام کو بھی ہمراہ لانے کی کوشش کیجئے یہ ایک عظیم سعادت ہے جس سے محرومی یقیناً ایک بہت بڑی محرومی ہے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قابل تقلید نمونہ

مکرم محترم چوہدری فضل حسین صاحب موصی ۱۶۰۲۲ نے اپنی وصیت ۱/۱۰ حصہ سے بڑھا کر ۱/۹ حصہ کر دی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو منظور فرمائے اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر خدمت دین بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ بعارضہ دل قریباً ڈیڑھ ماہ سے جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت میری والدہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(طاہر نسیم احمد النصرت ۲/۲۲۹ ایف بی ایریا کراچی ۳۸)

وقف جدید کا چندہ اور صدر صاحبان سے ایک اہم گزارش

براہ کرم نگرانی فرمائیں کہ ہر مد کا چندہ اسی مد میں داخل ہو

یہ امر دیکھنے میں آرہا ہے کہ بعض اوقات ایک تحریک کا چندہ کسی دوسری تحریک میں چلا جاتا ہے اور خط و کتابت کے ذریعہ ایسی رقوم کو منتقل کرتے وقت کئی کئی دن لگ جاتے ہیں۔ نتیجۃً ایسے احباب جنہوں نے ایک خاص مد میں چندہ دیا ہوتا ہے۔ جب اپنا حساب دیکھنے مرکزی دفتر میں تشریف لاتے ہیں تو انہیں اپنا نام نہ پاکر بہت پریشانی اور تشویش ہوتی ہے۔ مگر تحقیقات کے بعد پتہ چلتا ہے کہ جمع کرانے والے نے یا تو جلدی سے یا اختصار کی نیت سے یہ رقم کسی غلط مد میں جمع کرا دی ہے۔ گذشتہ ہفتہ ایک دیہاتی جماعت کے دوست جو پڑھنا لکھنا نہیں جانتے تھے۔ خزانے میں ایک رقم جمع کرانے کے لئے کھڑے تھے اور کاغذ کے ایک پرزے پر جو ان کے ہاتھ میں تھا رقم کے سامنے تحریک وقف جدید کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ مگر وہ بھول چکے تھے کہ یہ رقم تحریک جدید کی ہے یا وقف جدید کی۔ حسن اتفاق سے ان کے قریب کی ایک جماعت کے دوست جو وہاں بہت سے دوستوں کو جانتے تھے وہاں آگئے۔ چنانچہ انہوں نے نام بنام رقوم دیکھ کر انہیں سمجھایا کہ خط کے اوپر لکھا ہوا ہے کہ یہ تفصیل دفتر وقف جدید کو دے دی جائے اس کے مطابق انہوں نے رقم جمع کرائی اور پھر وہ دفتر وقف جدید میں آکر تفصیل دے گئے۔ پس امراء و صدر صاحبان کا فرض ہے کہ وہ چندہ جات کو داخل کرتے وقت انتہائی احتیاط سے کام لیں۔ یہ قومی کیریکٹر کا سوال ہے اور قومی خصوصیات کی نشوونما اسی احتیاط اور غور و پرداخت سے ہوتی ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

چوہدری عبدالکریم صاحب آف سرگودھا کی وفات

چوہدری عبدالکریم خان صاحب آف سرگودھا ہوشیارپور حال لائلپور شہر مورخہ ۲۳ر تبوک ۱۳۴۵ہش / ۲۳ر ستمبر ۱۹۶۶ء بروز منگل حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے تقریباً چھتیس سال محکمہ ریلوے میل سروس میں ملازمت کی۔ جو نہایت ذمہ داری۔ خوش اسلوبی اور دیانتداری سے سرانجام دی۔ ملازمت کا زیادہ عرصہ لاہور شہر میں گذارا۔ یکم ستمبر ۱۹۶۶ء سے پنشن مل گئی اور لائلپور شہر میں اپنا قیام کیا اور پچیس سال بعد انتقال فرما گئے۔

لائلپور کے عرصہ قیام میں آپ نے جماعت کا کام نمایاں رنگ میں کرنا شروع کیا حلقہ پیپلز کالونی کے زعیم انصار اللہ مقرر ہوئے۔ آپ نے یہ فرائض باوجود پیرانہ سالی کے نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دئے۔ مرکزی اور مقامی مجلس کی ہر تحریک کو صدر درجہ انہماک کے ساتھ چلاتے۔ پہلے خود عمل کرتے پھر دیگر احباب کو اس کی تحریک کرتے اور کوشش جاری رکھتے جب تک تکمیل نہ ہو جاتی۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مرکز سلسلہ سے والہانہ محبت تھی۔ اطاعت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ پانچوں نمازوں کے علاوہ نماز تہجد بھی باقاعدگی سے ادا کرتے۔ چندوں کی ادائیگی باقاعدگی سے کرتے۔ آپ موصی تھے وفات سے کچھ عرصہ پہلے حصہ جائیداد بھی ادا کر دیا تھا۔ حصہ آمد بھی باقاعدگی سے ادا کرتے رہے۔ وفات کے وقت آپ کے ذمہ کوئی رقم نہیں تھی مرحوم بے لوث۔ بے ضرر۔ شفیق اور ملنسار انسان تھے۔ آپ کی وفات پر مقامی احباب نے کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شرکت کی۔ ربوہ میں بعد نماز ظہر (مورخہ ۲۴ ستمبر) کو مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

مرحوم کے کوئی نرینہ اولاد نہیں ہے۔ پسماندگان میں ان کی بیوہ اور تین دختران ہیں جو شادی شدہ ہیں۔ خاکسار مرحوم کا داماد ہے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے فضل سے جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (احمد الدین تھابلی)

رضاکارانہ کاموں میں عدم دلچسپی

ایک اہم قومی مرض

صدر کی انتظامی کونسل کے رکن ایئر مارشل نور خان نے اسلام آباد میں منعقدہ ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے معاشرہ پر ایک عام بیماری غالب ہے چنانچہ کاروبار حکومت میں شریک افراد اور عام شہریوں کی اکثریت رضاکارانہ کاموں میں غیر معمولی دلچسپی کے مظاہرہ کو ناممکنات میں شمار کرتی ہے بلکہ ایسے حالات میں بھی بڑی سرد مہری کے رویہ کا اظہار کرتی ہے جو ان کی توجہ اور غور و خوض کے متقاضی ہوتے ہیں۔ آپ نے کہا ایسی صورت حال اس قوم کو ہرگز زیب نہیں دیتی جسے عظیم اسلامی اقدار کی مشعل بردار بننے کے لئے منتخب کیا گیا تھا۔ اگر ہم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیروکار کہلوانا چاہتے ہیں تو ہمیں اس روگ سے نجات حاصل کرنا ہوگی جو ہمارے معاشرہ کو لاحق ہو چکا ہے۔

ایئر مارشل نور خان کے یہ حقیقت پسندانہ خیالات بلاشبہ ایک اہم قومی روگ کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اور ان کا یہ کہنا کسی طرح بھی بے جا نہیں ہے کہ رضاکارانہ کاموں میں دلچسپی کا فقدان ایک عام بیماری کی حیثیت اختیار کر چکا ہے حالانکہ اسلامی اقدار کے مشعل بردار اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کو یہ طرز فکر و عمل کسی طرح بھی زیب نہیں دیتا۔ مرض کی اس نشاندہی کا اوّلین اور اہم ترین تقاضا یہ ہے کہ ہم اس مرض کی صحیح صحیح تشخیص بھی کریں۔ اسی کے بعد موزوں علاج کی توقع کی جا سکتی ہے اس لئے کہ جب تک صحیح تشخیص نہیں ہوگی۔ علاج — اور صحیح علاج خارج از امکان ہے۔

جہاں تک ہماری ناقص رائے کا تعلق ہے ہمارے معاشرے میں آخرت کی فلاح کا احساس اس حد تک کم ہوتا جا رہا ہے کہ اب صرف انہی کاموں میں دلچسپی لی جاتی ہے جو دنیا داری کی تعریف میں آتے ہیں۔ چنانچہ خدمت خلق کا رضاکارانہ جذبہ معدوم ہوتا جا رہا ہے البتہ خدمت خلق کے کاموں میں اس صورت میں ضرور دلچسپی لی جاتی ہے اگر ان کاموں کی تشہیر بھی ہو سکے اور اس طرح متعلقہ اصحاب عوام اور حکومت کے نزدیک نیک نام اور مخیر اصحاب کی فہرست میں شمار ہو سکیں۔

اس طرح ریاکاری اور خود پسندی نے اخلاص اور آخرت پسندی کی جگہ لے رکھی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ رضاکارانہ خدمت کا جذبہ ناپید ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارا معاشرہ اگرچہ ایسے اصحاب سے خالی نہیں ہے جو کسی نام و نمود کی حرص و ہوس کے بغیر بھی خدمت خلق کے کاموں میں گہری دلچسپی لیتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگ کہیں خال خال ہی نظر آتے ہیں غالب تعداد یقیناً اسی عنصر کی ہے جو خدمتِ خلق کے کسی کام میں دلچسپی کا اظہار اسی صورت میں کرتا ہے کہ مالی امداد دینے یا کسی کام کے کرتے وقت اس کی تصویر بھی اتاری جائے۔ اور پھر اس تصویر کو اخبارات میں زیادہ سے زیادہ نمایاں طور پر شائع کرنے کا اہتمام ہو سکے۔ اس کے بغیر ایسے عنصر کے نزدیک رضاکارانہ طور پر سرگرمیوں میں حصہ لینا بڑی حد تک بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔

صاف ظاہر ہے کہ اس تشخیص کے بعد اس کے سوا مرض کا کوئی علاج ممکن نہیں ہے کہ ہمارے معاشرے میں آخرت کی جواب دہی کا احساس عام ہو اور خود پرستی کی بجائے خدا پرستی کا جذبہ غالب آئے۔ ایئر مارشل نور خان نے مرض کی نشاندہی میں کسی رعایت کی ضرورت محسوس نہیں کی انہیں موجودہ حالات میں — جب کہ موصوف ملکی انتظامیہ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں — اس امر کی کوشش بھی کرنی چاہیئے کہ اس مرض کے موثر علاج کی طرف بھی توجہ دی جائے اور اس ضمن میں اہم ترین شعبہ تعلیم و تدریس کا ہے۔ اگر ہماری پود کے ذہن و قلب میں آخرت کا احساس رچ بس سکے اور دنیا پرستی سے اس کی توجہ اور اہمیت کم کی جا سکے تو پاکستان کی یہ ایک اہم خدمت ہوگی۔

(وفاق)

کون سا نظام بہتر ہے

سوشلزم یا کیپٹل ازم

کارڈ آنے پر مفت — پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائل پور

مسلمان کونسی راہ عمل اختیار کریں؟

اصل حل طلب سوال یہ ہے کہ بحیثیت ایک داعی ملت کے امت اسلامی کو کونسا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ چونکہ یہ وقت کا اہم سوال ہے اس لئے آج اس کا مختصر جواب لکھ دیا جاتا ہے آج بعض نمایاں قسم کے دشمنان اسلام کھلے بندوں یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ ہندوستان میں بھی اسلام اور مسلمانوں کی حالت اسپین کی طرح کرنے والے ہیں راقم کی تنقید انہیں ناعاقبت اندیشوں پر ہوتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ نعوذ باللہ اسلام کو ختم کرنے کے بعد وہ جس معاشرتی روایت پر ملک و قوم کی تعمیر کرنے کے ارادے رکھتے ہیں وہ جمہوری معاشرے کی تعمیر کی ہر صلاحیت سے محروم ہے یہ تنقید ٹھوس تاریخی حقائق پر مبنی ہوتی ہے اور بے لاگ اور صاف ہوتی ہے۔ الحمد للہ کہ سارے ہی خوشامدیوں کی عرض و معروضات سے زیادہ اثرانگیز ہوتی ہے۔ راقم کا عمر بھر کا یہ تجربہ ہے لہٰذا ایسے بے یقین اور جھجک کر بات کرنے والے لوگوں کے مشورے راقم کے لئے بے معنے ہیں۔

سوال کا حقیقی جواب یہ ہے کہ مسلم زعما ایک خالص دینی نوعیت کی شوریٰ قائم کرتے ہوئے ایک طرف تو توحید و اخوت کی اسلامی دعوت کو سارے ملک کے سامنے پوری یکسوئی سے پیش کر دیں اور تلخ مناظرانہ بحثوں کے بجائے خالص مبلغانہ انداز پر "تواصوا بالحق" کے بعد اس محاذ پر "تواصوا بالصبر" کریں۔ دوسری طرف خود امت کے لئے ایک ایسا اصلاحی پروگرام بنائیں کہ جو اس کے فرد فرد کو بلا واسطہ طور پر اصل اسلام سے مربوط کر دے اور سارے عبادیات دین پر امت کو عمل پیرا کر دے یہ طریق اصلاح امت کو تفرقہ پرداز داخلی جھگڑوں سے ہٹا کر فرد فرد کو مبلغ بنا دے گا اسی کی آج ضرورت ہے۔ (صدق جدید)

تاجر پیشہ احباب کی توجہ کے لئے!

جماعت احمدیہ میں ایک بڑی تعداد تاجر پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ایسے آسودہ حال دوستوں کو جماعت کے ناداروں، یتامیٰ اور بیواؤں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے اسلام نے یتامیٰ مساکین وغیرہم کی امداد کے لئے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔ زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ پس تاجر پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ فرمائیں۔ اور جتنی زکوٰۃ ان پر واجب ہوتی ہے نکال کر رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دیں۔ ایسے صدقات اور زکوٰۃ اموال کو پاکیزہ اور بابرکت بنا دیتے ہیں۔

(ناظر بیت المال۔ آمد۔ ربوہ)

برائے فروخت

ایک پختہ مکان

واقعہ دارالبرکات

بشمول ۵ کمرے ۲ سٹور ۲ غسل خانہ بیٹھک اور گیلری۔ تمام کا تمام پختہ، واٹر سسٹم۔ کالج۔ جامعہ احمدیہ مسجد اقصیٰ کے نزدیک قیمت ۵۰٬۰۰۰ م۔ ش اعجاز اینڈ برادرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ سے رجوع فرمائیں

ہر خادم اپنے سالانہ اجتماع میں شامل ہو خادم وہی ہے جو اپنے آقا کے قریب رہے (المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) منتظم مجلس خدام الاحمدیہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسی غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بنے

اس کی قابلیت خود اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کے اندر ودیعت کر دی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"صِبْغَةَ اللّٰهِ کے ایک یہ بھی معنے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرو یعنی ہمیشہ صفاتِ الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اور دیکھتے رہو کہ کیا تم صفاتِ الٰہیہ کے مظہر بنے ہو یا نہیں بنے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسی غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صفات الٰہیہ کا مظہر بنے اور اس کی قابلیت خود اس نے انسانی فطرت کے اندر ودیعت کر دی ہے کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اسکی ربوبیت کا مظہر نہیں بن سکتا۔ یا رحمانیت کا مظہر نہیں بن سکتا یا رحیمیت کا مظہر نہیں بن سکتا یا مالک یوم الدین کا مظہر نہیں بن سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں یہ تمام قابلیتیں رکھ دی ہیں۔ اور اسی کی طرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی اشارہ کرتی ہے کہ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ (بخاری جلد ۲ کتاب الاستیذان) یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مادی شکل نہیں۔ اور نہ اسلام اس کا قائل ہے پس اللہ تعالیٰ کی صورت پر آدم کو پیدا کرنے کا یہی مفہوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدم میں صفات الٰہیہ کا مظہر بننے کی طاقت رکھ دی۔ اب کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں ان صفات کو اپنے وجود کے ذریعہ ظاہر نہیں کر سکتا۔ جس طرح خدا تعالیٰ ستار ہے اسی طرح وہ بھی ستار بن سکتا ہے۔ جس طرح خدا شکور ہے اسی طرح وہ بھی شکور بن سکتا ہے۔ جس طرح خدا وہاب ہے اسی طرح وہ بھی وہاب بن سکتا ہے جس طرح خدا رزاق ہے اسی طرح وہ بھی اپنے دائرہ میں رزاق بن سکتا ہے اور درحقیقت اسلامی نقطۂ نگاہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب بھی وہی شخص حاصل کرتا ہے جو صفات الٰہیہ کا مظہر بن کر اللہ تعالیٰ سے مشارکت پیدا کرتا ہے اور اُسی کے رنگ میں رنگین ہو جاتا ہے دیکھو آک کا ٹڈا آک کے پتوں میں رہ کر ویسا ہی رنگ اختیار کر لیتا ہے اور تیتری جن پھولوں میں اڑتی پھرتی ہے اُن کا رنگ اختیار کر لیتی ہے کیا ہم ٹڈوں اور تیتریوں سے بھی گئے گزرے ہیں اور ہمارا خدا (نعوذ باللہ) آک اور پھولوں سے بھی گیا گزرا ہے کہ ٹڈا اگر آک پر بیٹھتا ہے تو اس کا رنگ قبول کر لیتا ہے تیتریاں جن پھولوں پر بیٹھتی ہیں ان کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے بندے اس کے پاس جائیں اور وہ اس کا رنگ قبول نہ کریں درحقیقت اپنے دل کی بدبختی ہی ہوتی ہے جو انسان کو ناکام و نامراد رکھتی ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ جیسا بندہ میرے متعلق گمان کرتا ہے ویسا ہی میں اس سے سلوک کرتا ہوں وہ لوگ جن کے دلوں میں اپنی عظمت کا احساس نہیں ہوتا یا خدا تعالیٰ کے متعلق یقین نہیں ہوتا۔ ان کو کچھ نہیں ملتا لیکن جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں معزز بنایا ہے اور بڑی بڑی طاقتیں عطا کی ہیں اور وہ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا ہے اور بڑے بڑے انعام دینے والا ہے وہ خالی نہیں رہتے بلکہ اپنے ظرف کے مطابق اپنا حصہ لے کر رہتے ہیں پس خدا تعالیٰ نے اس آیت میں توجہ دلائی ہے کہ تم دنیا میں کسی نہ کسی کا رنگ اختیار کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور جب تم نے بہرحال کسی کا رنگ اختیار کرنا ہے تو ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تم اپنے دوستوں کا رنگ اختیار نہ کرو۔ تم اپنے بیوی بچوں کا رنگ اختیار نہ کرو۔ تم اپنے اساتذہ کا رنگ اختیار نہ کرو تم اپنے حاکموں کا رنگ اختیار نہ کرو تم اپنی حکومت کا رنگ اختیار نہ کرو بلکہ تم خدائے واحد کا رنگ اختیار کرو۔ کیونکہ اس نے تم کو پیدا کیا ہے۔ اور اُسی سے تعلق ہی تمہاری نجات کا موجب ہو سکتا ہے۔

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً

اور اللہ تعالیٰ سے بہتر اور خوبصورت رنگ تم پر اور کون چڑھا سکتا ہے اس رنگ کے بعد تم بہروپیے نہیں ہو گے بلکہ ایک حسین ترین وجود بن جاؤ گے جسے دیکھ کر دنیا کی آنکھیں خیرہ ہو جائیں گی اور وہ تمہیں اپنے مکالمات و مخاطبات سے مشرف کرے گا تم پر اپنے غیب کے اسرار کھولے گا اور تمہیں اپنے غیر معمولی انعامات سے بہرہ ور فرمائے گا۔" (تفسیر کبیر ۲۱۷-۲۱۸ سورہ بقرہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مقبوضہ اردن میں بم کا دھماکہ

حبرون ۶ اکتوبر۔ مقبوضہ اردن کے شہر حبرون میں کل رات بم کے دھماکہ سے یہودیوں کے سینکڑوں مکانات تباہ اور متعدد افراد ہلاک ہو گئے۔ یہ بم فلسطینی چھاپہ ماروں نے یہودی آبادکاروں کے گنجان آباد علاقے میں رکھ دیا تھا۔ اسرائیلی حکام نے بم پھینکنے کے الزام میں ۲۹ عرب نوجوانوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ حبرون کا شہر دو ہفتے سے فوج کے کنٹرول میں تھا۔ کیونکہ چھاپہ ماروں کی سرگرمیاں اس شہر میں اس حد تک بڑھ گئی تھیں کہ خود شہر کے فوجی گورنر پر دو بار جان لیوا حملہ ہوا۔ پرسوں شہر سے فوج واپس بلا لی گئی۔ اس کے بارہ گھنٹے بعد یہودی آبادکاروں کے علاقے میں بم کا زبردست دھماکہ ہوا جس سے سینکڑوں مکانات منہدم ہو گئے۔

روس چاند پر انسان کو نہیں بھیجے گا

ہیوسٹن امریکہ۔ ۶ اکتوبر۔ روس کے خلائی سائنسدان لیونڈ سیڈوف نے جنہوں نے روس کے سپٹنک ۸ کا ڈیزائن تیار کیا تھا کہا ہے کہ روس مستقبل قریب میں انسان کو چاند پر بھیجنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا انہوں نے یہ بات کل ارجنٹائن میں کہی جہاں وہ خلائی سائنسدانوں کی فیڈریشن کی بیسویں کانگریس میں شرکت کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

چین نے ہائیڈروجن بم کا تجربہ کیا

ہانگ کانگ ۶ اکتوبر۔ چین نے ۲۹ ستمبر کو فضا میں ہائیڈروجن بم کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ یہ تجربہ جنوبی چین کے علاقہ میں کیا گیا۔ ابھی اس کا اعلان کل ریڈیو پیکنگ سے کیا گیا۔ ریڈیو نے بتایا کہ چین نے ۲۳ ستمبر کو ایک زیر زمین ایٹمی تجربہ کیا تھا جو چین کا پہلا زیر زمین تجربہ تھا۔ ۲۹ ستمبر کو فضا میں ہائیڈروجن بم کا جو تجربہ کیا گیا وہ پوری طرح کامیاب رہا۔

امریکہ کے ایٹمی توانائی کمیشن نے ۲۹ ستمبر کو چین کے ایٹمی دھماکہ کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ چین کا یہ ہائیڈروجن بم تین لاکھ بارود کی ٹن قوت کا تھا۔ یہ تجربہ بھی اسی علاقے میں کیا گیا۔ جہاں اس سے پہلے چین نے ایٹمی دھماکے کئے تھے۔

اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت کا مطالبہ

پیکنگ ۶ اکتوبر۔ چینی وزیر اعظم چو این لائی نے اقوام متحدہ میں عوامی جمہوریہ چین کی شمولیت کا پھر مطالبہ کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ عالمی ادارے میں چینی عوام کو نمائندگی کے مکمل حقوق دئے جانے چاہئیں۔ مسٹر چو این لائی کل رات پیکنگ کی ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ استقبالیہ کانگو (برازاویل) کے وزیر اعظم الفریڈ راؤل کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔ چینی وزیر اعظم نے کانگو کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کانگو نے اقوام متحدہ میں چین کو شامل کرنے اور فارموسا کو نکالنے کی ہمیشہ حمایت کی ہے۔

ایوب خان علاج کے لئے یورپ جا رہے ہیں

لاہور ۶ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کونسل کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان عنقریب بغرض علاج بیرون ملک جا رہے ہیں۔ توقع ہے کہ وہ کچھ عرصہ سوئٹزرلینڈ میں قیام کریں گے پھر وہ طبی معائنہ اور علاج کے لئے انگلستان چلے جائیں گے جہاں وہ صدر کی حیثیت سے بھی علاج معالجہ کرا چکے ہیں۔